شرارتی چوہا

ڈاکٹر عزیر احمد
شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

رفّو کی امی روز سونے سے پہلے رفو کو ایک گلاس دودھ پینے کے لیے دیا کرتی تھیں۔ رفو خوشی خوشی دودھ پی لیا کرتا تھا۔ آج بھی اس کی امی دودھ کا گلاس لے کر اس کے کمرے میں آئی تھیں۔ اس وقت رفو واش روم میں تھا۔ ممی نے وہیں ٹیبل پر دودھ کا کپ ٹیبل پر رکھ دیا اور رفو کو بول کر گئیں کہ اسے پی لینا۔ چُن چُن اور مُن مُن رفو کی ممی کو روز دیکھتے۔ وہ ایک بڑے سے کپ میں کچھ لاتیں اور رفو اس کو منہ سے لگا کر چٹ کر جاتا۔ ویسے تو ان دونوں سے گھر کی کوئی چیز محفوظ نہ تھی۔ یہ دونوں شرارتی چوہے چاول کی بوری کتر دیتے۔ آٹے کی بوری میں سوراخ کر دیتے۔ پورے گھر میں خوب اچھل کود مچاتے۔ ان کی ممی نے انہیں گھر سے باہر جانے سے منع کیا تھا اس کے باوجود ممی کی نظر بچا کر پڑوس کے گھر میں بھی چکر لگا آتے تھے۔ آج رفو کمرے سے باہر تھا اور وہی پیالہ سامنے میز پر رکھا ہوا تھا جس کو وہ ہمیشہ حسرت بھری نگاہوں سے چھپ چھپ کر دیکھا کرتے تھے۔ اس سے نکلنے والی بھاپ کو دیکھ کر دونوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ چن چُن نے مُن مُن سے پوچھا:

''کچھ معلوم ہے کہ اس میں کیا ہوگا؟''

چُن چُن: ''کیا معلوم کیا ہوگا۔ کوئی اچھی چیز ہوگی تبھی تو اس کی ممی روز دیتی ہیں۔''

مُن مُن: ''میری ممی تو کبھی نہیں دیتی ہیں۔''

چُن چُن: ''ہاں یہ تو ہے۔ اور اوپر سے کہتی ہیں کہ یہ نہ کرو، وہ نہ کرو۔ ایک بات کہوں؟''

چُن چُن نے مُن مُن کے دل کو ٹٹولنا چاہا: ''پہلے وعدہ کرو کہ ممی سے نہیں کہو گے؟''

مُن مُن: ''وعدہ رہا۔ میں نہیں کہوں گا۔''

چُن چُن: ''میں اس کو چکھنا چاہتا ہوں'' چُن چُن نے پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''نہ بابا نہ، یہ میں نہیں کروں گا۔ دیکھتے نہیں، رفو پونچھ پکڑ کر پھینکے گا باہر جا کر گرو گے۔'' مُن مُن نے منع کر دیا۔

مُن مُن کا بھی دل اس کو کھانے کو چاہ رہا تھا، لیکن مُن مُن ذرا ڈرپوک تھا اس وجہ سے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ چُن چُن نے اس سے کہا: ''اگر تم کو نہیں جانا ہے تو مت جاؤ، میں تو جا رہا ہوں، لیکن یاد رکھو کہ میں تم کو کچھ نہیں دوں گا، اکیلے ہی کھاؤں گا۔ تم یہیں سے بیٹھ کر دیکھتے رہنا۔''

یہ کہتے ہی چُن چُن نے اوپر سے چھلانگ لگائی۔ سیدھے اس ٹیبل پر گرا جہاں پیالہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے

پیالے کو چاروں طرف سے دیکھا۔ اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ پیالہ سے نکلنے والی بھاپ کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آرہا تھا۔ اس نے سوچا کہ اچھا ہے مُن مُن نہیں آیا۔ اگر وہ آتا تو آدھا حصہ اس کا ہوجاتا۔ وہ یہ سوچ سوچ کر خوش ہورہا تھا کہ وہ اکیلے ہی سارا چٹ کرجائے گا۔ اپنے بھائی مُن مُن کو نہیں دے گا، لیکن اس کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اندر کس طرح جائے؟ اس نے ایک دوبار اوپر چڑھنے کی کوشش کی مگر آگیا۔ اب یہ اس کی عزت کا سوال بن گیا تھا۔ وہ پورے جوش کے ساتھ اٹھا۔ ٹیبل پر گیا اور اس بار پوری تیزی کے ساتھ پیالے میں چھلانگ لگائی۔ چھم کی آواز کے ساتھ وہ سیدھا پیالے میں گرا۔ دودھ گرم تھا۔ چُن چُن زور زور سے چلانے لگا: ''بچاؤ، بچاؤ، کوئی مجھے نکالو۔ یہ تو بہت گرم ہے۔''

لیکن اس کو بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ مُن مُنچاہ کر بھی اس کی مدد نہیں کرپا رہا تھا۔

ناکام رہا۔ اس کو ایک ترکیب سوجھی۔ وہ ٹیبل کے کنارے پر گیا اور تیزی سے دوڑتے ہوئے پیالے پر چھلانگ لگائی۔ نشانہ خطا کرگیا۔ چُن چُن لڑھکتا ہوا ٹیبل سے نیچے گرا۔ چوٹ بھی لگی۔ مُن مُن نے اوپر سے قہقہہ لگایا۔ ''یہی ہے تمہاری بہادری؟'' چُن چُن کو غصہ

رفو جب کمرے میں آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دودھ میں چوہا گرا ہے۔ اس نے چوہے کی دم پکڑ کر باہر میز پر پھینک دیا۔ چُن چُن مر چکا تھا۔ اسے اپنی شرارت کی سزا مل چکی تھی۔

OO

قارئین سے گزارش

اردو اکادمی، دہلی سے شائع ہونے والے رسالے 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اور 'ایوانِ اردو' دہلی اپنی مقبولیت کے سبب ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچتے ہیں، لیکن پھر بھی بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ انھیں رسالہ نہیں ملا۔ وہ پہلے اپنے ڈاک خانہ سے رجوع کریں اور اپنا اندراج نمبر اور پتا چیک کرائیں۔ ساتھ ہی اپنے احباب اور متعلقین کو دونوں رسالوں کے خریدار بنائیں۔ تاکہ اردو کے فروغ میں آپ کی بھی حصّہ داری ہوسکے۔ (ادارہ)